

علی سردار جعفری



4920CH33

(1913 – 2000)

سید علی سردار جعفری بلرام پور، ضلع گونڈہ، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ، دہلی اور علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی ترقی پسند تحریک میں شامل ہو گئے۔ لکھنؤ سے ایک رسالہ 'نیا ادب' نکالا۔ ممبئی میں مستقل سکونت اختیار کی اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ سردار جعفری کی شاعری میں سیاسی، قومی شعور، قوت اور توانائی، اُمنگ اور عوامی مسائل کی عکاسی ملتی ہے اور انسان دوستی کے جذبات بھی نمایاں ہیں۔ انھوں نے ظلم اور نا انصافی کے خلاف آواز اٹھائی۔ طبقاتی کشمکش ان کی نظموں کا خاص موضوع ہے۔ 'نئی دنیا کو سلام'، 'خون کی لکیر'، 'ایشیا جاگ اٹھا'، 'امن کا ستارہ'، 'پتھر کی دیوار' اور 'ایک خواب اور ان کے شعری مجموعے ہیں۔ نثر میں بھی ان کی کئی کتابیں ہیں۔ ان میں 'ترقی پسند ادب'، 'لکھنؤ کی پانچ راتیں' اور 'بیگم ران' خن' معروف ہیں۔



4920CH34

میرا سفر

پھر اک دن ایسا آئے گا
 آنکھوں کے دیے بجھ جائیں گے
 ہاتھوں کے کنول کھلائیں گے
 اور برگِ زباں سے نُطق و صدا
 کی ہر تپتی اڑ جائے گی
 اک کالے سمندر کی تہہ میں
 کلیوں کی طرح سے کھلتی ہوئی
 پھولوں کی طرح سے ہنستی ہوئی
 ساری شکلیں کھو جائیں گی
 خوں کی گردش، دل کی دھڑکن
 سب راگنیاں سو جائیں گی
 اور نیلی فضا کی مَخل پر
 ہنستی ہوئی ہیرے کی یہ کئی
 یہ میری جنت، میری زمیں
 اس کی صبحیں، اس کی شامیں
 بے جانے ہوئے، بے سمجھے ہوئے
 اک مُشتِ غبارِ انساں پر
 شبنم کی طرح رو جائیں گی
 ہر چیز بھلا دی جائے گی

یادوں کے حسیں بُت خانے سے
 ہر چیز اٹھادی جائے گی
 پھر کوئی نہیں یہ پوچھے گا
 سردار کہاں ہے محفل میں؟
 لیکن میں یہاں پھر آؤں گا
 بچوں کے دہن سے بولوں گا
 چڑیوں کی زباں سے گاؤں گا
 جب بیج نہیں گے دھرتی میں
 اور کونپلیں اپنی اُنکلی سے
 مٹی کی تہوں کو چھیڑیں گی
 میں پتی پتی، کلی کلی
 اپنی آنکھیں پھر کھولوں گا
 سرسبز ہتھیلی پر لے کر
 شبنم کے قطرے تولوں گا
 میں رنگِ حنا آہنگِ غزل
 اندازِ سخن بن جاؤں گا
 رخسارِ عروسِ نو کی طرح
 ہر آنچل سے چھن جاؤں گا
 جاڑوں کی ہوائیں دامن میں
 جب فصلِ خزاں کو لائیں گی
 رہرو کے جواں قدموں کے تلے

سوکھے ہوئے پتوں سے میری
 ہنسنے کی صدائیں آئیں گی
 دھرتی کی سنہری سب ندیاں
 آکاش کی نیلی سب جھیلیں
 ہستی سے مری بھر جائیں گی
 اور سارا زمانہ دیکھے گا
 ہر قصہ مرا افسانہ ہے
 ہر عاشق ہے سردار یہاں
 ہر معشوقہ سلطانہ ہے
 میں ایک گریزاں لمحہ ہوں
 ایام کے افسوں خانے میں
 میں ایک تڑپتا قطرہ ہوں
 مصروف سفر جو رہتا ہے
 ماضی کی صراحی کے دل سے
 مستقبل کے پیمانے میں
 میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں
 اور جاگ کے پھر سو جاتا ہوں
 صدیوں کا پرانا کھیل ہوں میں
 میں مَر کے امر ہو جاتا ہوں!

سردار جعفری

سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس نظم میں شاعر نے زندگی کی کس حقیقت کو واضح کیا ہے؟
2. ہر عاشق ہے سردار یہاں
ہر معشوقہ سلطانہ ہے
مندرجہ بالا شعر میں سردار اور سلطانہ کون ہیں؟ شاعر نے ان دو ناموں کو بیان کر کے، کیا کہنے کی کوشش کی ہے؟
3. یہ نظم آپ کو کیسی لگی؟ لکھیے۔